میزان الاعتدال پشتو (ضابطہ میراث) افادات :- مولانا محمد ہاردت صاحب رحمہ اللہ۔

مرتب : مولانا حافظ امان اللہ خان حقانی ضخامت :- ۱۴۴ صفحات۔ قیمت : ۵۰ روپے۔

ناشر : مولانا محمد ہاروت میموریل سوسائٹی لنڈی کس خوازہ خیلہ سوات

استاد محترم حضرت مولانا محمد ہاردت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے اپنی تدریسی زندگی کا وافر حصہ دارالعلوم حقانیہ میں گزارا تھا۔ وہ درویش صفت انسان فقرو استغناء اور توکل علی اللہ کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ آپ کے درس میں طلبہ بہت ذوق وشوق سے شرکت کرتے اور دوران درس طلبہ کو وقت کا احساس نہیں رہتا تھا۔ آپ نے طلبہ کی سہولت کی خاطر علم میراث کے ضوابط وقواعد کا ایک مجموعہ تیار کیا تھا جس کو آپ کے قابل فخر فرزند برادرم مولانا حافظ محمد امان اللہ خان حقانی نے مرتب کرکے میزان الاعتدال کے نام سے زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ علم میراث جس کی طرف توجہ کم دیجاتی ہے اور اکثر طلبہ اس سے بےاعتنائی برتتے ہیں حالانکہ یہ انتہائی اہم علم ہے کیونکہ اس پر حدیث میں نصف علم کا اطلاق کیا گیا ہے۔ مولانا مرحومؒ نے بہت ہی سہل انداز اور آسان پیرایہ میں علم میراث کے مشکل مغلق اور ادق مسائل بیان کئے ہیں جس سے استفادہ اور اخذ میں کافی مدد ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپکے فرزند مولانا حافظ امان اللہ حقانی آپ کے دیگر افادات اور بکھرے موتی یکجا کرکے طلبہ علوم نبوت کیلئے وقتاً فوقتاً خوبصورت گلدستوں اور بیش بہا "مالوں" کی شکل میں پیش کرتے رہیں گے۔ ہم حضرت مولانا محمد ہاردت صاحبؒ کے تلامذہ سے بالخصوص اور طلبہ علوم دینیہ (جو پشتو زبان سمجھتے ہیں) سے بالعموم اس کتاب کی خریدنے کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔

(م۔ا۔ف)

اردو ترجمہ تفسیر فی ظلال القرآن ۔ مترجم : سید معروف شاہ شیرازی۔ چھ جلدیں

ناشر :- ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ ملتان روڈ لاہور

اردو ترجمہ تفسیر فی ظلال القرآن پر بطور تبصرہ مختصر طور پر عرض ہے کہ معروف تحریک اسلامی "الاخوان المسلمون" کے عظیم رہنما اور ممتاز اسکالر علامہ السید قطب شہید نوراللہ مرقدہ اپنی خاص دینی خدمات اور علمی تحقیقات کیوجہ سے عالم اسلام کی نہایت بلند مرتبہ اور منفرد جلیل القدر شخصیت تھے جو کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ مغفورلہ کے علمی کارناموں میں انکی تفسیر القرآن الکریم عظیم الشان خاص کارنامہ ہے جو عہد حاضر کے تناظر میں مسلمانوں کیلئے انہوں نے انجام دیا بلکہ نعمت کبریٰ ہے۔ ضرورت تھی کہ اس عربی تفسیر کا تمام علمی زبانوں میں ترجمہ ہو اور اردودان طبقہ بھی اس سے